۷۸۶

رسالہ

موسومہ بہ

کشف الدجیٰ

از

حضرت میاں سید شہاب الدین عالم شہید سدھوٹ رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

باہتمام

دارالاشاعت کتب سلف صالحین جمعیۃ مہدویہ ہند واقع دائرہ زمستان پور
مشیر آباد

(مطبوعہ اعجاز پرنٹنگ پریس
چھتہ بازار حیدرآباد)

ہدیہ غیر معاونین سے
۳/ سکہ ہند

معاونین کو
بلا ہدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد فیکہ زیب و زینت بخش عالم عُلوی و سفلی
است و سخنے کہ زیور و آرایش گوش و
گردن سامع جان و خرد جزو ذی دکلی است حمدُ
سپاس صانعیست کہ بے وجود او وجودِ ممکنات
چوں اعراض بے جوہر ممتنع الوجود و بطلان دور
و تسلسل بر ذات بر وجوب ذاتش شاہد بیست
اعظم و اکرم و ترجیح وجود امکان بر عدم بنا بر وجود
مرجح برہانیست اقویٰ و اعظم، و درود نا معدود
بر ذاتِ رہنمائے کہ وجودش باعثِ ایجاد
وجود جمیع موجودات است و بر صدق دعوتش
اخلاق اعظم او کہ بتواتر ثبوت یافتہ شاہد بیست
باہر و مکرم و بر آل و اصحابش کہ از سعیِ ایشاں
عمارتِ ایمان و اسلام برپا است و محکم
خصوصاً بر امام کامل و مکمل کہ بعث او خاص بنا بر
اصلاح امت و نصرت دین است و مکارمِ
اخلاقش بتواتر کہ ثابت شدہ بر صدق دعوتش
حجتیست اقویٰ و محکم و بر آل و یارانش کہ
باجتماعِ ایشاں احکام شریعت و ارشاد طریقت
مشید و مستحکم ۔ در رسالہ کشف الغطا کہ بر ردِ
امامیہ است ذکر میکند اثبات نبوت بطریقیکہ
متفق علیہ ما و امامیہ است بتواتر کہ معصوم است

وہ بات جو تمام آسمانوں اور زمینوں کے رہنے بسنے والوں
کے لئے زیب و زینت ہے، اور وہ کلام جو عقل و سمجھ
میں کامل و ناقص ہر جاندار کے گلے کا ہار اور کانوں کیلئے زیور
ہے تعریف و شکر ہے اُس کردگار کا جس کے وجود کے بغیر
کائنات کا وجود ایسا ہی محال ہے جیسے جوہر (جسم) کے
بغیر عرض (رنگ) کا وجود، اور کسی ذات کا اپنے
سے آپ پیدا ہونا اور اپنے وجود کی آپ علت قرار پانا غلط
ہونا ہی اُس (ذاتِ واحد) کے وجود کے لازمی ہونے
کا شاہد ہے برتر اور بزرگتر، اور امکان کے وجود کا غلبہ
عدم پر غلبہ دینے والے کے وجود پر قطعی دلیل ہے قوی تر اور
عظیم تر، اور بیشمار درود اُس رہنما کی ذات پر جس کا وجود
تمام موجودات کی ایجاد کا باعث ہے جس کے دعوے
کی سچائی پر اوسکے اخلاق عظیمہ جو خبر متواتر سے ثابت ہیں
گواہ ہیں کھُلے اور شاندار، اور درود و سلام اوسکے آل و
اصحاب پر جن کی کوشش سے ایمان و اسلام کی عمارت
قایم و استوار ہے خصوصاً اوس امامِ کامل و مکمل پر جس کی
بعثت خاص کر امت کی اصلاح اور دین کی نصرت کے
لئے ہوئی جس کے اخلاقِ کریمہ خبر متواتر سے ثابت ہو کر
اوس کے دعوے کی سچائی پر حجت ہیں قوی ترین اور واضح ترین
اور درود و سلام اوس کے آل و اصحاب پر جن کے
اجماع و اتفاق سے شریعت کی پائداری اور طریقت کی رہنمائی

ثابت کہ دعوی نبوت با معجزات از آنحضرتؐ
بوقوع آمد و ہر کہ چنیں باشد نبی بود انتہی استدلال
ما مہدویان در ثبوت دعوی مہدویت سید محمد
مہدی موعود آخر زمانؑ ہمیں است چہ اثبات
مہدویت بطریقیکہ متفق علیہ ما و مخالفان است
تواتر کہ معصوم است ثابت شدہ کہ دعوی مہدویت
ازاں ذات پیغمبر صفات کہ اخلاقش مانند
اخلاق نبینا بود علیہ الصلوٰۃ والسلام بوقوع آمد
و ہر کہ چنیں باشد مہدی حق بود۔ صورت اعتراض
در کشف الغطا گوید دعوی نبوت با معجزات از
آنحضرتؐ بوقوع آمد فکیف دعوے مہدویت
فقط بدون معجزات دریں صورت ارتفاع تساوی
لازم۔ جواب در کتب کلامیہ قرار یافتہ در اثبات
امر نبوت دلیل معتبر بلا اشتباہ اخلاق است و
معجزہ را مشابہت است با سحر و اخلاق آنذات
پیغمبر صفات مانند اخلاق پیغمبراں بود علیہم السلام
واین نیز بتواتر کہ معصوم است ثابت شدہ۔

اثبات امتناع اجتماع مہدیؑ و عیسیٰؑ۔ مہدیؑ و
عیسیٰؑ ہر دو خلیفہ خدا اند خلیفہ رسول علیہ السلام
و امتناع ہلاکت امت و ارتفاع آں بذات
ایشاں است بنص حدیث صحیح و آں موقوف
است بر قبول کردن و بیعت نمودن با ایشاں
بریں تقدیر بجائے قبول کردن و بیعت نمودن
یکے را ازیں ہر دو خلیفہ قتل کردن ضرور است
بحکم اذا بویع الخلیفتان فاقتلوا الآخر

مضبوط و مستحکم ہے (بعد حمد و صلوٰۃ واضح ہو کہ) رسالہ کشف الغطا
میں جو فرقہ امامیہ کے رد میں ہے مرقوم ہے کہ نبوت کو ثابت
کرنیکا طریقہ جس پر ہمارا اور امامیہ کا اتفاق ہے یہی ہے کہ خبر
متواتر جس کی عصمت ثابت ہو (جس کا غلط ہونا محال ہو) اسی
سے آنحضرتؐ کی نبوت کا دعویٰ معجزات کے ساتھ وقوع میں
آیا ہے اور جو مدعی نبوت ایسا ہو واقعی نبی ہے انتہی ہم
مہدویوں کا استدلال حضرت سید محمد مہدی موعود آخر الزماںؑ کے دعوی مہدویت
کے ثبوت میں یہی ہے کیونکہ مہدیت کے ثابت کرنیکا طریقہ بھی جس پر
ہمارا اور مخالفان مہدیؑ کا اتفاق ہے خبر متواتر سے ثابت ہوتا ہے
جس کی عصمت ثابت ہے (جس کا غلط ہونا محال ہے) اسی سے اس ذات
پیغمبر صفات کا دعوی مہدیت اوس ذات پاک کے اخلاق ہمارے نبی
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق کے مانند ہونا ثابت ہو کر وقوع
میں آیا ہے اور جو مدعی مہدیت ایسا ہو بیشک مہدی برحق ہے
ایک اعتراض یہ ہو سکتا ہے کہ کشف الغطا میں کہتا ہے کہ آنحضرتؐ
کا دعوی نبوت معجزات کے ساتھ وقوع میں آیا، پھر دعوی مہدیت
فقط بغیر معجزات کے کیسا؟ اس صورت میں دونو دعووں میں تساوی
کی نسبت کا ارتفاع (یعنی دعوی مہدیت نبوت کے برابر نہونا) لازم
آتا ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ علم کلام کی کتابوں میں یہ قرار
پاچکا ہے کہ معاملہ نبوت کے اثبات میں دلیل معتبر بلا شک و شبہ اخلاق
ہیں اور معجزہ جادو سے مشابہت رکھتا ہے، اور اوس ذات پیغمبر صفاتؑ کے اخلاق
مانند پیغمبروں علیہم السلام کے اخلاق کے تھے اور یہ بات خبر متواتر
سے جس کی عصمت ثابت (جس کا غلط ہونا محال ہے) ہوئی ہے

مہدیؑ اور عیسیٰؑ ایک زمانہ میں ہونا ممتنع ہونے کا بیان۔ مہدیؑ اور
عیسیٰؑ دونو خدا کے خلیفے رسول علیہ السلام کے قائم مقام ہیں امت
کا ہلاکت سے محفوظ رہنا اور ترقی پانا ان کی ذاتوں سے

منهما و تالی باطل است پس مقدم مثل آن و بیان
ملازمت آنکه دریں صورت قتل خلیفهٔ رسول الله صلی الله
علیه وسلم جائز داشتن است و آن متضمن انکار خلافت
ایشانست همچوں انکار خلافت شیخین رضی الله
عنهما و از سب ایشاں بدتر و آں کفراست
باتفاق اہل سنت و جماعت و از جمعی که باتفاق
باعتقاد کفر بوقوع آمده باشد توافق آنها بر ذکر
معارض کفر چرا ممتنع باشد و انتفاء وثوق در
مقدمهٔ اعتقاد دین از یک قسم موجب ارتفاع وثوق
در سائر اقسام اعتقاد دین بود چه جمیع عقاید
دین در قبول کردن و راست داشتن در یک
مرتبه اند ایضاً اگر نص جلی در کلام نبوی در اجتماع
مهدیؑ و عیسیٰؑ به ثبوت پیوستے پس در ائمهٔ حدیث
دریں باب اختلاف بوقوع نیامدے و همچوں ملا
سعد الدین و شیخ نجیب الدین شارح مسلم بر
منع آں تصریح نه کردے و شیخ اکبر قدس سره در
فتوحات مکی بر منع اجتماع خلیفتین نص نفرمودے
بریں تقدیر اخفائے نص جلی بر ایشاں ثابت
شد و دریں صورت وثوق کلام ایشاں نماند تالی
باطل است پس مقدم مثل آں بیان ملازمت
آنکه دریں صورت از کسانیکه اخفاء نص جلی
بوقوع آمده باشد توافق آنها بر اظهار خلاف نص
جلی چرا ممتنع باشد پس جمیع اقوال ایشاں و مثل
ایشاں وثوق را نشاید پس ظاهر و محقق شد که
نص جلی در اجتماع مهدیؑ و عیسیٰؑ وارد نگشته

متعلق ہے حدیث صحیح کی صاف و صریح دلالت ہے اور یہ بات موقوف ہے
اون کو قبول کرنے اور اُن سے بیعت کرنے پر اور ان دونوں کا
ایک زمانہ میں جمع ہونا فرض کرنے کی صورت میں بیچا ان کو قبول کرنے
اور ان سے بیعت کرنیکے اون دونوں میں سے ایک کو قتل کرنا
ضروری ہوتا ہے مطابق اس حدیث صحیح کے حکم کے کہ جب دو
خلیفے بیعت کئے جائیں تو اون میں سے دوسرے کو قتل کر دو
اور یہ تالی (یعنے مهدیؑ اور عیسیٰؑ دونوں میں سے کسی ایک کے قتل کئے
جانے کا تصور) باطل ہے تو معلوم ہوا کہ مقدم (یعنے دونو کا ایک
زمانہ میں جمع ہونا تسلیم کیا جانا) بھی باطل ہے اور بیان اس امر
باطل کے لازم آنے کا یہ ہے کہ اس صورت میں رسول الله صلعم
کے خلیفہ کے قتل کو جائز رکھنا لازم آتا ہے اور یہ جواز ان کی
خلافت کے انکار کو شامل ہوتا ہے مانند شیخین رضی الله عنهما کی
خلافت کے انکار کے اور بدتر اونکی جناب میں بدگوئی کرنے
سے ہے جو کفر ہے اتفاق سے اہل سنت و جماعت کے اور
ایک جماعت جس کا کفر کے اعتقاد پر اتفاق وقوع میں آیا ہو
اس کے افراد کا کفر میں ڈالنے والی باتوں کے ذکر پر متفق ہونا کیونکر ممنوع
ہوگا اس صورت میں دین کے ایک قسم کے مقدمۂ اعتقادی میں ان کے
وثوق کا اٹھ جانا باقی تمام اقسام اعتقادی دین میں بھی ان کے
وثوق کے اٹھ جانے کا موجب ہوگا کیونکہ تمام عقاید دینی قبول کرنے
اور بجا و درست قرار پانے میں ایک مرتبہ میں ہیں، نیز اگر کوئی واضح
دلیل احادیث نبوی میں مهدیؑ اور عیسیٰؑ کے ایک زمانہ میں ہونیکے
بارے میں ثبوت کو پہنچتی تو ائمۂ حدیث کا اس باب میں اختلاف
وقوع میں نہ آتا اور ملا سعد الدین اور شیخ نجیب الدین شارح مسلم
جیسے علما اس عقیدے کے ممنوع ہونیکی صراحت نہ کرتے اور
شیخ اکبر (محی الدین ابن عربی) قدس سره فتوحات مکی میں دو خلیفوں

سه تالی جزا و مقدم شرط

به صحت نرسیده و بدانیشان اخفائے نصّ جلی ثابت
نشد چگونه شود که ایشان مقتدائے علماء متاخرین
محققانِ دین و مقویان شرع متین از مشاهیر
اہل سنت والجماعۃ ایشان هستند و این معتمد
علیه است نزد علماء سنت وجماعت۔

کا اجماع ممنوع ہونے پر دلیل نہ لاتے اس عقیدہ پر واضح دلیل
کا وجود فرض کرنے کی صورت میں اس دلیل کو چھپانے کا الزام ان
حضرات پر ثابت ہوگا، اور اس صورت میں ان کے سابقے
کلام کا اعتبار جاتا رہے گا، یہاں تالی (یعنے ان حضرات
کے کلام کا درجۂ اعتبار سے ساقط ہونا) باطل ہے پس مقدم
(یعنے ان حضرات پر نص جلی کے اخفاء کا لزوم) بھی باطل ہے
اور بیان اس ملازمت کا یہ ہے کہ اس صورتِ واقعہ میں
جن لوگوں سے نصِ جلی کا اخفا وقوع میں آیا ہوا ان سے
نصِ جلی کے برخلاف امور کے اظہار پر باہم متفق ہونا کیونکہ
ممنوع ہوگا، پس اون کے اور اون جیسوں کے تمام اقوال لائق
اعتبار نہ ہونگے پس ظاہر اور محقق ہو گیا کہ نصِ جلی مہدیؑ اور عیسیٰؑ
کے اجتماع کے بارے میں وارد نہیں ہوئی اور صحت کو نہیں پہنچی
اور نہ ان حضرات کی جانب سے نص جلی کا اخفا ثابت ہوا
اور ہوگا کیونکہ جبکہ یہ حضرات مقتدایان علماء متاخرین محققین
دین، شرعِ متین کو تقویت دینے والے اہل سنت والجماعت
کے مشاہیر سے ہیں اور اس امر پر سب علماء اہل سنت والجماعت
کا اعتماد ہے۔

اثبات افضلیت مہدی موعود خاتم ولایت محمدؐ
بر شیخین رضی اللہ عنہما و آں از قول ابن سیرینؒ
کہ خیر التابعین است و قول عوف ابن منبہؒ
کہ امام حدیث است ثابت شدہ قابلِ انکار
نیست و ہمچناں از احادیث صحیحہ کہ در اوصاف
و فضیلتِ مہدی موعودؑ اند معلوم و محقق میشود اما
آنچہ از کتب محققان دین کہ عمادِ بنیان طریقت
و کاشفِ اسرارِ شریعت اند مقرر شدہ کہ خاتم

حضرت مہدی موعود خاتم ولایت محمدیہ کی افضلیت کا اثبات
شیخین حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر حضرت
مہدی موعودؑ کا افضل ہونا حضرات شیخینؓ سے جو قول سے
ابن سیرینؒ کے جو خیر التابعین ہیں اور قول ہے عوف
ابن منبہ کے جو امام حدیث ہیں ثابت ہوا ہے ناقابل انکار
ہے اور احادیث صحیحہ سے بھی جو مہدی موعودؑ کی فضیلت اور
اوصاف میں آئی یہی بات معلوم ہوئی اور پایۂ تحقیق کو پہنچی ہے لیکن
جو کچھ محققین کی تحریرات سے جو بنیادِ طریقت کے ستون اور

ولایتِ محمدی باطنِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم است
چنانچہ محی الدین ابن العربی و امام حموی و نسفی
و عبدالرزاق کاشی و صاحبِ تفسیر کشف الحقایق
و تفسیر کاشف المعانی و بحر الحقایق و دیلمی و سلمی
و عرائس و تفسیر لباب و بحر البحور و صاحب
گلشن راز و انسان کامل و دیگر اکابر مانند ایشان
در مصنفات خویش ذکر و حکایات در فضل و شرف
آنحضرتؑ کردہ اند محتمل بر خلاف عقاید سنت و
جماعت نباشد و آں از نقل بعلماء اہل اللہ ظاہر
می گردد و ایں حدیث بر صدق اقوال ایشان
موید است یقوم بالدین فی آخر الزمان
کما قمت بہ فی اول الاسلام ۔

اور اسرار شریعت کے مبین ہوئے ہیں ثابت ہوا ہے
کہ حضرت مہدی موعود خاتم ولایت محمدیؐ باطنِ مصطفےٰ صلی
اللہ علیہ وسلم ہیں چنانچہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ نے
امام حمویؒ امام نسفیؒ شیخ عبدالرزاق کاشیؒ صاحب تفسیر کشف
الحقایق صاحب تفسیر کاشف المعانی، تفسیر بحر الحقایق، تفسیر
دیلمی، تفسیر سلمی، تفسیر عرائس البیان، تفسیر لباب التاویل،
تفسیر بحر البحور، کے مولفین نے کتاب گلشن راز اور کتاب
انسانِ کامل کے مصنفین اور ان کے مانند دیگر اکابر نے جو
اپنی تصنیفات میں ذکر و حکایات حضرت مہدیؑ کے شرف
و افضلیت میں لائے ہیں انمیں کوئی احتمال اہل سنت و
جماعت کے عقاید کی مخالفت کا نہیں ہے، یہ بات علماء
اہل اللہ کے بیانات سے ظاہر ہے اور ان کے اقوال کی
صداقت کی تائید میں یہ حدیث شریف ہے کہ فرمایا نبی صلعم
نے مہدی دین کو قائم کرے گا آخر زمانہ میں جیسا کہ قائم کیا
میں نے اوس کو اسلام کے اول زمانے میں ۔

اثبات انکار کفر مہدی علیہ السلام ۔ انکار
سید محمد مہدیِ موعود کفر است بجہت آنکہ
او خلیفہ است بنصِ حدیثِ صحیح و نیز
خلیفۂ رسول اللہؐ است صلی اللہ علیہ وسلم
مثل عیسیٰ علیہ السلام چوں انکار شیخین رضی
اللہ عنہما کفر است پس انکار مہدی و عیسیٰ
علیہما السلام بطریقِ اولیٰ کفر است چہ خلافت
ایشاں بدو جہت است یکے بواسطہ و دیگر
بلا واسطہ بخلاف خلافت صدیق اکبر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ بواسطۂ است و

مہدی علیہ السلام کا انکار کفر ہونے کا ثبوت ۔ حضرت
سید محمد مہدی موعودؑ کا انکار کفر ہے اس لئے کہ آنحضرتؑ
خلیفۃ اللہ ہیں ۔ حدیث صحیح کی صاف و صریح دلالت سے
اور آنحضرتؑ رسول اللہؐ کے قائم مقام ہیں مثل عیسیٰؑ کے
تو یہ بات ظاہر ہے کہ جب شیخینؓ کی خلافت (جو اجماعِ اہلِ
سنت والجماعۃ سے ثابت ہوئی ہے اس) کا انکار کفر
ہے تو مہدی اور عیسیٰ علیہما السلام کا انکار بطریق اولیٰ کفر
ہے کیونکہ ان دونوں حضرات کی خلافت دو جہت سے
ہے ایک رسول اللہؐ کے واسطہ سے دوسری بغیر کسی واسطہ
کے اللہ سے برخلاف صدیق اکبرؓ کی خلافت کے جو

در کشف الغطا گوید سبِّ شیخین رضی اللہ عنہما
کفر است بجہت آنکہ بنار احکام شرعیہ
بر ظاہر است لہٰذا ہر کس کہ
سجدہ صنم کند یا القار مصحف نماید
در قاذورات العیاذ باللہ حکم بکفرش
بکنند و بہ حسب عادات ممتنع است
کہ سجدہ اش باعتقاد و القار از روئے
عمد او نمی شود ہمچنیں ہر کس کہ سبّ شیخین رض
کند کافر است چہ از محالات عادات
است کہ سابّ شیخین رض منکر از
خلافت ایشاں نباشد و ایں انکار مقتضائے
تحتیں طبقۂ تواتر کہ مدار ثبوت نبوت براں
است میگردد پس بے شبہ کافر باشد انتہیٰ
کلامہ و کذا ہہنا چہ از محالات عادات
است کہ منکر مہدی منکر خلافتش نباشد
و ایں انکار مقتضای کلام رسول است علیہ الصلوٰۃ
والسلام کہ ثبوت او از کتب صحاح است
کہ مدار ثبوت احکام شرعیہ بر آں است
میگردد پس منکر مہدی موعود کہ خلافتش بدو جہت
ثابت است بے شبہ کافر است و
آنچہ گفتند کہ تکفیر اہل قبلہ نباید کرد در صورت
است کہ کفر از ایشاں بوقوع نیاید و ایں عبارت
کشف الغطا است ایضاً وجود مہدی موعود
و مجئ او با حادیث صحیحہ بطریق متواتر المعنی ثابت
شدہ و ہر امرے کہ چنیں بود انکار او کفر است

فقط رسول اللہ ؐ کے واسطہ سے ہے، نیز رسالۂ کشف الغطا
میں بیان کیا ہے کہ شیخین رضی اللہ عنہما کی جناب میں بدگوئی
یعنی ان کو برا کہنا کفر ہے (پس اگر کوئی ان کی خلافت کا
انکار نہ کرے مگر اون کو برا کہے تو کافر ہی قرار پائے گا) کیونکہ
احکام شرعیہ کی بنار ظاہر پر ہے اس لیے جو شخص بت کو
سجدہ کرے اور قرآن مجید کو غلاظت میں ڈالے پناہ بخدا تو لا محالہ
اس پر کفر کا حکم ہی کریں گے اور عادتاً یہ امر محال قرار پائے گا
کہ اوس کا سجدہ اعتقاد کے ساتھ نہو اور مصحف کو غلاظت میں
ڈالنا عمداً نہ ہو، ایسا ہی جو شخص کہ حضرات شیخین رض کو گالی دے
کافر ہے کیونکہ یہ بات بھی عادتاً محال ہے کہ ان حضرات کو
گالی دینے والا ان کی خلافت کا منکر نہو، اور اس کا یہ انکار
خبر متواتر کے پہلے طبقہ کے مقتضا کا انکار ہے جس پر ثبوت
نبوت کا دار و مدار ہے پس شیخین رض کی خلافت کا منکر بے شبہ
کافر ہوگا یہاں تک ہے کلام صاحب کشف الغطا کا۔ اور ایسا
ہی یہاں بھی یہ بات عادتاً محال ہے کہ جو شخص حضرت مہدی ع
کے دعوے کا منکر ہو وہ آنحضرت ؐ کی خلافت کا منکر نہو
اور یہ انکار مقتضائے کلام رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
کا انکار ہے جو کتب صحاح سے ثابت ہے جن پر احکام
شرعیہ کا دار و مدار ہے پس مہدی موعود ع کا منکر بھی جن کی
خلافت دو جہت سے ثابت ہے بے شبہ کافر ہے اور وہ جو
کہتے ہیں کہ اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کرنی چاہیئے تو وہ اسی صورت
میں ہے کہ اون سے کفر وقوع میں نہ آئے اور یہ عبارت بھی
کشف الغطا میں ہے کہ مہدی موعود ع کا وجود اور اونکی آمد
احادیث صحیحہ سے بطریق تواتر معنوی ثابت ہوئی ہے اور جو
بات اس طرح سے ثابت ہو اوس کا انکار کفر ہے کیونکہ

چہ حکم حدیث متواتر و متواتر المعنیٰ متحد است
در افادۂ جزم و یقین و آنچہ کہ از احادیث
ضعاف و متعارض و موضوع و بدلائل ظنیہ
اعتراض و ایراد می آرند مثل مالک شدن مہدیؑ
عرب را و یک نفس در زمانہ او کافر نماند
و بادشاہ تمام روے زمین شود مثل ذوالقرنین
و اعانت کند مہدیؑ عیسیٰؑ را بقتل دجال و
یاری کند شخصے مہدیؑ را بلشکر عظیم و حدیث
سفیانی و ذبح نمودن مہدیؑ او را و فتح قسطنطنیہ
و انطاکیہ و کنیسۃ الذہب و بیروں آمدن
دفینہا از زمین و تعین زمان ظہور او و استقرار
مکان مولد او و مشہد مدینہ و بیت المقدس
و جز آں چنانچہ شیخ علی متقی و ما دون او
ذکر کردہ اند جملہ اعتراض و ایراد از کتاب
شرح مقاصد و شعب الایمان مندفع میگردد
باتفاق علماء متدین قال فی شعب الایمان
واختلف الناس فی امر المهدی
فتوقف جماعة واحالوا العلم الی
عالمه واعتقدوا انه واحد من
اولاد فاطمة بنت رسول الله صلی
الله علیه وسلم یخلقه الله متی
شاء ویبعثه نصرة لدینه و در شرح
مقاصد در موضع اختلف الناس فذهب
العلماء الخ آمده و جواب این ہمہ اعتراض و
ایراد بوجہ شافی در رسالہ تحزن الدلائل د

حدیث متواتر اللفظ اور متواتر المعنیٰ دونوں جزم و یقین کا فائدہ
دینے میں متحد ہیں اور جو کچھ کہ احادیث ضعیفہ، متعارضہ
موضوعہ اور دلائل ظنیہ سے اعتراضات و شکوک بیان
کئے جاتے ہیں جیسے مہدیؑ عرب کے بادشاہ ہونا،
آپکے زمانہ میں ایک شخص بھی کافر نہ رہنا، آپ کو تمام روے
زمین کی بادشاہت ملنی مثل ذوالقرنین کے، اور مہدیؑ کا
عیسیٰؑ کو مدد دینا دجال کو مارنے میں، اور ایک مسلمان امیر لشکر
عظیم کے ساتھ مہدیؑ کا مددگار ہونا، اور قصہ سفیانی کا اور
مہدیؑ کے ہاتھ سے ذبح ہونا، پھر قسطنطنیہ، انطاکیہ، اندلس اور
سونے کے گرجا کو فتح کرنا اور برآمد ہونا دفینوں کا زمین سے
اور مہدیؑ کے ظہور کے زمانہ کا تعین آپ کے مقام پیدایش
مقام سکونت کا تعین اور آپ کا شہر بیت المقدس میں حاضر
ہونا وغیرہ امور جو شیخ علی متقی اور اس کے علاوہ دوسروں
نے بیان کئے ہیں ان کے جملہ اعتراضات و شکوک شرح
مقاصد اور شعب الایمان کے بیانات سے دفع ہو جاتے
ہیں علماء حق پرست کے اتفاق سے چنانچہ امام بیہقیؒ نے
شعب الایمان میں فرمایا ہے اور اختلاف کیا لوگوں نے
امام مہدیؑ کے ظہور کے معاملہ میں پس توقف سے کام لیا
ایک جماعت نے اور اس کے علم حقیقی کو اس کے عالم (ذات
حق تعالیٰ) پر رکھ چھوڑا اور اعتقاد رکھا کہ وہ ایک امام ہوں گے
اولاد فاطمہ بنت رسول اللہؐ سے پیدا کرے گا ان کو اللہ تعالیٰ
جب چاہے گا اور بھیجے گا ان کو اپنے دین کی نصرت کے
لئے اور شرح مقاصد میں بھی یہی ہے "اور لوگوں نے اختلاف
کیا" کی جگہ "پس علماء اس کے قایل ہوئے ہیں الخ" آیا
ہے اور جوابات تمام اعتراضات اور شکی اقوال کے بوجہ شافی

سراج الابصار بدلایل ساطعه و براهین قاطعه بروجه تفصیل ذکر کرده اند من شاء فعلیه ان ینظر فیها ۔ و بعضے عوام بسبب جہل و عناد در اعمال و افعال ما بکراہیت می نگرند چنانچہ برداشتن دست بدعا بعد صلوٰۃ مکتوبہ و نہ خواندن فاتحہ بر طعام میت وغیرہ و در تعزیت موتیٰ دست برداشتن برائے فاتحہ وغیرہ میدانند کہ این ہمہ از اقسام بدعت اند چہ در حضور پیغمبر علیہ السلام نبود و نیز در زمان خلفاء الراشدین رض و تابعین سلف رح ہم نبود و در صفت مہدی موعود آخر الزمان ع در عقد الدرر حدیث ذکر می کند روی عن علی رض فی صفۃ المہدی ع

ولا یترک بدعۃ الا ازالہا
وسنۃ الا اقامہا ۔ لمولف
الرسالۃ ـ

کیں بدعت است صرف پس از ہر نماز دست
برداشتن بسوے سما از پے دعا
اصلا بکتب فقہ نکردند ذکر ازیں
درباب فرض و واجب و سنت پس از ادا
از مصطفےٰ ص روایت نیامدہ بکتب
ہم از صحابہ رض نیست دریں باب ہیچ جا
ہم از ائمہ نیست روایت پس از فرض
برداشتن بسوے فلک دست مدعا

رسالہ مخزن الدلایل اور سراج الابصار میں فیصلہ کن دلایل اور قطعی حجتوں سے یہ تفصیل مذکور ہیں جس کو شک ہو اُن کتابوں کو پڑھکر دیکھ لے اور بعض عوام الناس جو نادانی اور عداوت سے ہمارے اعمال وحرکات کو کراہت کی نظر سے دیکھتے ہیں جیسے ہمارا ہاتھ نہ اٹھانا دعا کے لئے نماز فرض کے بعد اور فاتحہ نہ پڑھنا اُس کھانے پر جو ایصال ثواب بروح میت وغیرہ کی نیت سے ہو اور موتیٰ کی تعزیت میں فاتحہ کے لئے ہاتھ نہ اٹھانا وغیرہ تو یہ لوگ نہیں جانتے کہ یہ تمام باتیں بدعت کے اقسام سے ہیں کیونکہ پیغمبر علیہ السلام کے حضور میں ان کا وجود نہ تھا یہ باتیں (یعنے نماز کے بعد ہاتھ اٹھاکر دعا اور کھانے پر فاتحہ خوانی وغیرہ) خلفا راشدین رض اور تابعین سلف صالحین کے زمانے میں بھی نہیں تھیں اور حضرت مہدی موعود آخر الزمان ع کی صفت میں کتاب عقد الدرر میں یہ حدیث مذکور ہے روایت کی گئی ہے حضرت علی رض سے صفت مہدی ع میں کہ نہ چھوڑینگے وہ کسی بدعت کو مٹائے بغیر اور کسی سنت کو قائم کئے بغیر۔

مولف رسالہ کہتا ہے ـ

یہ محض بدعت ہے جو ہر نماز کے بعد دعا کے
لئے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں
کتب فقہ میں اصلا اس کا ذکر نہیں ہے
نہ فرض کے بعد نہ واجب و سنت کی ادائی کے بعد
حضرت مصطفےٰ ص سے اس باب میں کوئی روایت
کتب صحاح میں نہیں آئی ہے اور صحابہ رض سے بھی کوئی
روایت اس باب میں کسی جگہ نہیں ہے
اور ائمہ مجتہدین سے بھی یہ مروی نہیں کہ

مخ العبادت است دعا لیک در نماز
بعد از تشہد است و پیش از سلامہا
یعنی پس از نماز کہ رفع الیدین ہست
کیں بدعت است عند سلف محض ناروا

فرض نمازوں کے بعد دعا کے لئے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھائیں دعا اگرچہ مغز عبادت ہے لیکن وہ نماز ہی میں تشہد کے بعد اور سلاموں کے پہلے ہے غرض یہ کہ نماز کے بعد دعا کے لئے ہاتھوں کا اٹھانا بدعت اور سلف صالحین کے نزدیک محض ناروا ہے

و در کتاب سراج الابصار کہ در جواب شیخ علی متقی است مرقوم است فثبت ان ماثبت عن المہدی بعد تحقیق کونہ مہدیا حجۃ لازمۃ وجب قبولہ علی الکافۃ وترک معارضتہ باقوال المجتہدین وغیرہم تمت ہذہ الرسالۃ المسماۃ بکشف الدجی والسلام علی من اتبع الہدی

اور کتاب سراج الابصار میں جو شیخ علی متقی کے رسالہ کے جواب میں ہے یہ مرقوم ہے پس ثابت ہوا کہ جو بات حضرت مہدی سے ثابت ہوا آنحضرت کا مہدی ہونا ثابت ہونے کے بعد تو وہ حجت لازمہ ہے واجب ہے اس کا قبول کرنا اور اوس کے خلاف میں کوئی دلیل اقوال مجتہدین وغیرہم سے نہ لانا سب پر۔

تمام ہوا یہ رسالہ جو کشف الدجی سے موسوم ہے سلام ہو اوس پر جو ہدایت کی پیروی کرے المرقوم ۲۷ ذوالحجہ ۱۳۱۱ھ۔

تمام ہوا ترجمہ رسالہ کشف الدجی بتاریخ ۱۵ ماہ شعبان المعظم ۱۳۸۲ھ روز جمعہ بعد نماز ظہر

راقم

فقیر حقیر سید خدا بخش رشدی مہدوی

ابن

میاں سید لادر عرف حضرت گورے میاں صاحب ابن میاں سید ابراہیم عرف حضرت مولوی منور میاں صاحب رح

نبیرہ حضرت بندگی میاں سید یعقوب توکلی قدس سرہ العزیز